نمبر ۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱ - دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۷ ذیقعد ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

## صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

### از دفتر سکرٹری

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مندرجہ ذیل عبارت اخبار الحکم میں درج فرما کر مشکور فرماویں :-

خدا کا شکر ہے۔ کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے خاص دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ خاکسار کی تجویز متعلق صدسالہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور اعانت سے کام لیا ہے۔ بعض نے خود روپے دیئے یا جلسہ کے موقعہ پر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور بعض نے کوشش کرکے کہ کسی طرح ہم بھی اس نیک تجویز میں شامل ہو جاویں۔ دوسروں کو ساتھ ملاکر اس رقم کو پورا کرکے جلسہ پر ہمراہ لانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا منشاء ہے۔ کہ اس صدسالہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے۔ تاکہ ایک مستقل معقول سرمایہ جمع ہو جاوے۔ اور وہ صدر انجمن احمدیہ کے حکم سے کسی مناسب جگہ پر صرف ہو۔ جس سے صدر انجمن کو فائدہ ہوتا رہے۔ اور جب تک ۲۵ ہزار روپیہ جمع نہ ہو۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے۔ اور بنک میں جمع رہے۔ اس واسطے اس نے اپنے رزولیوشن ۵۵۲ مجلس معتمدین مورخہ ۱۵ نومبر میں فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم ۵ - عہ - ۵ تک بھی دے سکتے ہیں۔ اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ تمام احباب مزید توجہ سے کام لیں اور اس نیک کام میں خود بھی شریک ہوں۔ اور دوسروں کو بھی شریک کرنے کی کوشش کریں۔

میں جانتا ہوں۔ کہ احباب اس کار خیر میں محض اخلاص سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن محض اس خیال اور نیت سے کہ اس نیک کام کے لئے دوسروں کو ترغیب اور تحریص ہو۔ ایسے احباب کی فہرست جلسہ سالانہ کے موقع پر پیش کی جاوے گی۔ اور اخبارات میں وقتاً فوقتاً اظہار ہوتا رہیگا۔ میں زیادہ اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ حقائق پسند قوم عرفی چکنے چپڑے الفاظ کی خواہشمند نہیں ہو سکتی۔ حضرت اقدس کے رفع اور وصال کے بعد یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے۔ اور قوم کا فرض ہے۔ کہ اس کو ہر طرح سے کامیاب کرنے کے لئے سعی کرے خدا تعالےٰ خود آپ کے دلوں میں الہام کرے۔ آمین!

یعقوب علی اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۵ - نومبر ۱۹۰۸ء -

## احمدیوں کے نام ایک عام چٹھی

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو معلوم ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بہت ہی قریب ہے۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس جلسہ کو حتی الوسع کامیاب کرنے کے لئے سعی کریں۔ اور جو کچھ ہوگا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے فضل اور دستگیری سے ہوگا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ حقہ آفاق میں پھیلے اور یہ پھیل کر رہیگا۔ اس کے مقاصد پورے ہوں گے۔ لیکن مبارک ہوں گے وہ سعادتمند جو اس کی اعانت اور نصرت میں حصہ لیکر خدا تعالےٰ کے منشا کو پورا کرنے والے ٹھہریں گے۔

تمہارے منتشر ہو جانے کے آرزومند تاریکی کے فرزند


مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

خلیفۃ اللہ کے وصال اور رفع پر مایوس ہو چکے۔ اونہوں نے اور خود تم نے دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح پر تمہارا ہاتھ پکڑا۔ اب دوسرا موقعہ آیا ہے۔ اور یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے قومی وقار اور حمیت کا ایک پورا نمونہ دکھاؤ۔

سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے **دو ہزار روپیہ** کی ضرورت ہے۔ اور وقت تھوڑا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تم پر چندوں کا بہت بوجھ ہے۔ اور آئے دن نئی تحریکیں تمہاری جیبوں پر ہاتھ مارتی ہیں۔ مگر میں یقین کرتا ہوں۔ کہ تم اپنے آپ کو خوش نصیب یقین کرتے ہو۔ کہ تمہارا مال ایسی جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی پسندیدہ جگہ ہے۔

**کچھ ضرورت نہیں کہ سالانہ جلسہ کی اخراجات کی ضرورت پر میں لمبی چوڑی اپیل کروں۔ یہ روپیہ بہت جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس جلسہ سے پہلے ہفتہ تک آنا چاہیئے۔**

تاکہ لکڑی۔ اجناس اور دیگر ضروریات مہمانداری کے لیے قبل از وقت انتظام کیا جاوے۔ لنگر خانہ میں عام ضروریات کے لئے روپیہ کی یہاں تک ضرورت ہے۔ کہ گذشتہ مہینے کے اخراجات بذریعہ قرض پورے کئے گئے ہیں۔ کیا حقایق پسند مخلص قوم گوارا کرے گی۔ کہ وہ شاخ جو حضرت حجۃ اللہ نے اپنے ہاتھ سے نشوونما پاتی تھی۔ اُس کی طرف سے غفارت کی جاوے۔ کبھی نہیں۔

اس رقم قرضہ کے لئے بعد میں لکھا جاوے گا۔ فی الحال اخراجات جلسہ کے لئے **دو ہزار روپیہ** جمع کر دو۔

پس اس سے آپ صاحبان سمجھ سکتے ہیں۔ کہ لنگر خانہ میں روپیہ کی کس قدر **ضرورت** ہے۔ اور لنگر خانہ ایک ایسی ضروری مد ہے۔ کہ جس کا قائم رکھنا طالبان حق اور دین سیکھنے والوں کے آرام کے لئے حضور اقدس نے بڑا ضروری سمجھا تھا۔ اور دوسری تمام مدات کا انتظام تو صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تھا۔ مگر خاص طور پر اس مد کا انتظام خاص اپنے ہی دست مبارک میں رکھا۔ پس بڑا ہی ضروری ہوگا۔ کہ آپ کی روح مبارک کو خوشی پہونچانے کی خاطر لنگر خانہ کی طرف ہر ایک احمدی خاص توجہ سے کام لے۔ اور ہر طرح سے اس کی اعانت میں مشغول ہو۔ اور اس کے قیام کے لیے ہمہ تن کوشش کی جاوے۔ اور خصوصاً اس جلسہ اور آئندہ ہر ایک سالانہ جلسہ پر ہر ایک احمدی حسب استطاعت سے کام لے۔ تاکہ خیر و خوبی کے ساتھ جلسہ ختم ہو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو مسرت پہونچے۔ پس ضروریات سالانہ جلسہ کے پورا کرنے کے لیئے صدر انجمن نے مندرجہ ذیل تجاویز احباب کے عملدرآمد کے لئے منظور فرمائی ہیں۔

۱۔ ہر آنے والا صاحب سالانہ جلسہ کی ضروریات کے لئے کم از کم ایک روپیہ ہمراہ لاوے۔ یا جو احباب نہ آسکیں۔ وہ آنیوالے احباب کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

۲۔ بیرونی انجمنیں مقامی اغراض کے فنڈ سے کچھ روپیہ ارسال ارسال فرماویں۔ گر روپیہ بھیجتے وقت یہ خیال کر لیا جاوے کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات قریب دو ہزار روپیہ کے ہوں گے۔

۳۔ خاص معاونین مخلصین خاص عطیات سے مدد دیں۔ لہذا احباب مذکورہ بالا تجاویز کے متعلق توجہ سے کام لیں جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے۔

**نوٹ ع۱۔** چونکہ دن تھوڑے باقی ہیں۔ اور کام زیادہ ہے لہذا سکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ کے نام پرائیویٹ چٹھیاں ارسال نہیں ہو سکتیں۔ تمام احباب اسی گذارش کو کافی سمجھیں۔ اور توجہ فرماویں۔

**نوٹ ع۲۔** اگر مندرجہ ذیل انجمنیں اس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لیئے جو اُن کے نام کے مقابل درج ہے۔ بھیجدیں۔ تو یہ ضرورت جلد تر پوری ہو جاوے:۔

گجرات صہ۔ جہلم صعہ۔ پشاور صہ۔ مردان صہ۔ راولپنڈی عہ۔ فیروزپور صعہ۔ لاہور ما۔ سیالکوٹ ما۔ امرتسر ما۔ کپورتھلہ صہ۔ لودہانہ صہ۔ وزیر آباد ما۔ بھیرہ عہ۔ بنگہ صعہ۔ کریام صعہ۔ راہون عہ۔ کالو گڑھ صعہ۔ انبالہ صہ۔ شملہ ما۔ کرنال صعہ۔ دہلی صہ۔ دہلی صہ۔ گوجرانوالہ صعہ۔ جموں صہ۔ ناسنور کشمیر صہ۔ سرگودہا صعہ۔ مانسرہ وودانہ صعہ۔ ملتان صعہ۔ فیض اللہ چک۔ سیکھوان تلونڈی صہ۔ حیدر آباد دکن ما۔ لائلپور معہ علاقہ ما۔ بٹالہ صعہ۔ مالیر کوٹلہ ما۔ کوئٹہ صعہ۔ چھاونی میانمیر صعہ۔ کھیوہ باجوہ صہ۔ سنور صعہ۔ بٹھنڈہ صعہ۔ چندوس صعہ۔ کریم پور صہ۔ پٹیالہ صعہ۔ لکھنؤ صعہ۔ مظفر نگر صعہ۔ کراچی صعہ۔ برہ صہ۔ قتال پور ضلع ملتان عہ۔ بسنی وریام ضلع ملتان عہ۔ سہارنپور صعہ۔ قصور صہ۔ الہ آباد صعہ۔ میرٹھ صعہ۔ مریح عہ۔ کھاریاں عہ۔ شاہدرہ صعہ۔ ڈیرہ غازیخان صہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان صعہ۔ خوشاب عہ۔

**نوٹ ع۳۔ چوہدری مولا بخش صاحب نے سیال کوٹ** سے جو نیک نظیر پیدا کی ہے۔ اگر بعض اشد ضروریات کی بنا پر نہ آسکنے والے احباب اس پر عمل کریں گے۔ تو وہ بھی مفید امر ہے۔ کہ وہ اپنے آنے جانے کے اخراجات بھیجدیں لیکن ضروری اور اشد ضروری یہی ہے۔ کہ ہر شخص آنے کی کوشش کرے۔

## جلسہ افتتاح ریواز ہوسٹل یعنی اسلامیہ کالج بورڈنگ ہوس

جنرل سر آنر عالیجناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب ۱۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ۴ بجے شام کے ریواز ہوسٹل کا افتتاح فرمائینگے چونکہ اکابر قوم و حامیان انجمن کا اس جلسہ میں شریک ہونا ضروریات سے ہے اور انجمن کی عزت افزائی کا موجب لہذا التماس ہے کہ از راہ عنایت امراد شرفائے قوم اپنی شمولیت سے اس جلسہ کی شوکت بڑہائیں۔ یہ ایسا موقعہ ہے کہ حامیان قوم و ہمدردان انجمن کو تشریف لاکر اس انجمن کو مستحکم کرنا چاہیئے۔

جلسہ میں شامل ہونے کے لیے ٹکٹ جاری ہونگے اصحاب جو کہ مدت میں ٹکٹ نہ پہنچے وہ ۱۹ دسمبر کو ۱ بجے سے ۴ بجے تک عین موقع جلسہ پر خاکسار سے لے سکتے ہیں۔

خاکسار **شمس الدین جنرل سیکرٹری**

## مختصر نوٹ

### ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

ایڈیٹر کی قسمت عجیب واقعہ ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے لئے بالکل ناممکن ہے۔ کہ وہ اپنے سارے ناظرین کے مذاق کو پورا کر سکے۔ یا سب کو خوش کر سکے جس قدر نکتہ چینی کا مورد بیچارہ ایڈیٹر ہوتا ہے۔ دوسرے بہت کم ہو سکتے ہیں میں نے ترجمۃ القرآن کے شائع کرنے کا انتظام کیا۔ اور دو پارے شائع کر دیئے۔ تیسرا پریس میں ہے۔ اطلاع دی گئی۔ کہ جو صاحب خریداران اخبار سے نہ لینا چاہیں۔ اطلاع دیں۔ جنہوں نے اطلاع دی۔ انہیں نہیں بھیجا گیا۔ پھر جنہوں نے واپس کیا۔ انہیں دوسرا نہیں بھیجا گیا۔ پڑھنے والوں نے عام طور پر اسے ازبس پسند کیا۔ اور اس ضرورت کو اشد ضرورت کا پورا کرنا تسلیم کیا۔ میری حوصلہ افزائی کے لئے خطوط لکھے۔ فیروزپور سے ایک دوست نے جن کا نام لینا میں مناسب نہیں سمجھتا مجھے ڈانٹ بتائی ہے۔ کہ تم نے چھ مہینے سے لوگوں کو تحریک کی۔ کہ سالانہ جلسہ پر عہ خود دو یا جمع کرکے لاؤ۔ اب لوگوں کے دل نرم ہوئے تو تم نے قرآن مجید کے ترجمہ کے ڈھنگ میں اپنا الو سیدھا کر لیا۔ اور عہ کے بجائے ایک روپیہ وصول کر لیا"۔ میں اس امر کو خود پیش کرونگا یہ خلاصہ ہے اُن کے خط کا۔ میں اس کا کوئی جواب دوں۔ عبث ہے۔

### انما الاعمال بالنیات

تین سو خریداران ترجمۃ القرآن میں سے یہ **صرف** ایک خط ہے۔ اور یہ ایک ہی آواز ہے۔ جو فیروزپور سے آئی ہے۔ کیا میں اس سے متاثر ہو سکتا ہوں؟ کبھی نہیں۔ میرا عزیز بھائی غلطی پر ہے۔ اس نے خود ایک ہی پارہ لیا ہے۔ وہ الحکم بھی رعائتی قیمت پر لیتا ہے۔ آئندہ اسے نہ لینے کا اختیار ہے۔ لیکن دوسروں کی نیت پر حملہ کرنے اسے شرعی

یا اخلاق حاصل نہیں۔ الحکم کے ایڈیٹر نے منت یا خوشامد سے اپنے اخبار کو بیچا ہے نہ وہ ترجمۃ القرآن کو اس طرح پر دیگا۔ کیونکہ یہ امر اس کے نزدیک ایک قسم کا شرک ہے۔ ہاں وہ جایز سعی اور ہر ایک تحریک کو اپنا فرض اور داخل اسباب سمجھتا ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں۔ کہ جو صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ ترجمۃ القرآن کا سودا اُن کے لئے نقصان رسان سودا ہے۔ وہ بے شک اسے نہ لیں۔ پھر تجربہ انہیں خود بتلا دیگا۔ کہ انہوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔

## میں مایوس کیونکر ہوں

اس خط کی بنا پر میں کیسے متاثر ہو سکتا ہوں۔ جبکہ میں ایسے معاون رکھتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے دل دیا۔ اور جو سابق بالخیرات ہیں۔ الحکم اور اُس کے کارخانہ کی اعانت وہ اپنی زندگی کی جائز ضرورت یقین کرتے ہیں۔ معہ کی تحریک میں سب سے پہلے شامل ہونے والے منشی ہاشم علی صاحب گرداور سرودل گڑھ ہیں وہ الحکم کو جس قیمت پر میں دے سکوں۔ لینے کو آمادہ ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ وہ زندہ رہے۔ انہوں نے لمبا خط لکھا ہے۔ جو سراسر تعریف اور اخلاص سے لبریز ہے۔ اس کے ساتھ وہ بتیس روپیہ کا منی آرڈر بھیجتے ہیں اور عجیب اتفاق ہے۔ کہ اُسی تاریخ فیروز پور کا خط آیا ہے۔ اور اسی دن سرودل گڑھ سے۔ ایسی حالت میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے معاون بھی رکھے ہیں۔ مایوسی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اور مومن کبھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ میں منشی ہاشم علی صاحب کے عطیہ کو نہایت شکرگزاری سے قبول کرتا ہوں۔ اس کی جزا تو اللہ تعالیٰ ہی ہوگا۔ ہاں میں اس نیک کام کو متعدی بنا دیتا ہوں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ چالیس ایسے شخصوں کو جو عسر کے باعث ترجمۃ القرآن کا ایک پارہ نہیں لے سکتے۔ ۸ آنہ فی جلد پر دیا جاوے گا۔ جو صاحب چاہیں۔ ۸ آنہ بھیجکر منگالیں۔ اور اس طرح چندہ تعالیٰ چلے۔ تو منشی ہاشم علی صاحب کا ثواب اور بھی بڑھ جائیگا۔

## ایسا ہی ہوگا

برادرم منشی برکت علی صاحب جو شملہ کی انجمن احمدیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر عام چندہ کی فہرست کھولی جاوے۔ اور صرف روپیہ کی تحریک پر ہی انحصار نہ رکھا جاوے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو قوم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے دل میں درد اور جوش رکھتے ہیں۔ منشی صاحب موصوف خود معہ دیں گے اور معہ جماعت سے بھی لائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے۔ میں منشی صاحب کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ قومی ضرورتوں کا دامن اس بچے کی ضرورتوں کی طرح جو اپنی عمر میں ترقی کرتا ہے۔ وسیع ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں قوم کی جیبوں پر مختلف اوقات میں ہاتھ مارنا پڑیگا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ قوم کے اہل اثر لوگ پہلے سے تیار ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ قحط سالی اور امراض کے متواتر حملوں نے لوگوں کو مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔ مگر میرے دوستو! یہی وقت انفاق فی سبیل اللہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کا نام قرض حسنہ نہیں رکھا۔ قرض الگ کرنے کو کہتے ہیں۔ اب تم خود غور کر لو کہ اگر ایسی حالت میں اپنے مالوں کو الگ کروگے۔ جبکہ خود تم کو بہت ضرورتیں ہیں۔ تو وہ تمہارے لئے کس قدر بہتری کا موجب ہوں گے۔

## معہ کی تحریک

اب سالانہ جلسہ میں بہت ہی تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس تحریک میں نمایاں کامیابی کی امید ہونی چاہئیے۔ یہ موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر۔ منشی عبد الغنی صاحب مظفر نگر سے معہ لائیں گے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

## لفٹنٹ گورنر بنگالی پر قاتلانہ حملہ

لفٹنٹ گورنر پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں ہز آنر کے بال بال بچ جانے پر میں احمدی قوم کی طرف سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس قسم کے بزدلانہ حملوں سے بنگالہ کے اخلاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کیا ایسے لوگ۔ ملک اور قوم کے لئے کوئی بھلائی کر سکتے ہیں؟ جو خون ناحق کو اپنا دستور العمل یقین کرتے ہوں۔ بنگالہ کے لیڈر ایسے شرمناک کرتوتوں کے انسداد کے لئے کیوں کوئی نوٹس نہیں لیتے؟

## اونریری بنچ بٹالہ

شیخ عبد العزیز صاحب ٹھیکہ دار بٹالہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بٹالہ میں جو بنچ اونریری مجسٹریٹوں کا قائم ہونے والا تھا۔ اس کے متعلق صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور نے بڑے غور و تامل کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہاں کے مقامی حالات اس امر کے مقتضی ہیں۔ کہ وہاں بنچ کا تقرر نہ ہو۔ میں ذاتی طور پر اس کے متعلق سردست کچھ نہیں لکھ سکتا۔ شیخ صاحب موصوف اہل بٹالہ کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

## ایجوکیشنل کانفرنس توجہ کرے

البشیر راوی ہے۔ کہ ممالک متحدہ کے مدارس میں یہ قاعدہ رائج ہوا ہے کہ کسی جماعت میں تیس سے زیادہ لڑکے نہ ہوں۔ اس قاعدہ کے اجرا سے مسلمانوں کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ البشیر کی یہ رائے قابل قدر ہے۔ کہ ایجوکیشنل کانفرنس کوشش کرے۔ کہ مسلمانوں کی تعداد ہر ایک جماعت میں مخصوص کر دی جاوے۔ فی الحقیقت اس امر کی طرف کانفرنس کو توجہ کرنا بہت جلد توجہ کرنا ضروری ہے۔ اور اگر غفلت کی گئی تو مسلمانوں کے تعلیمی پہلو میں سخت خطرہ کا اندیشہ ہے۔

## گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا شکریہ

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے ۱۴ نومبر ۱۹۰۸ء کو الہ آباد یونیورسٹی کے کانووکیشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”ایسی گورنمنٹ جس نے مذہبی امور میں دخل نہ دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہو۔ تہذیب اخلاق کی تعلیم میں سخت دشواری لاحق ہوتی ہے۔ ہندوستان کے قدیم طریقہ تعلیم کا ایک جزو عمدہ اخلاقی تعلیم ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ہم کو اس بارہ میں اپنے طریقہ تعلیم میں بہت ترقی کرنا چاہئیے۔ ایسی انجمنوں کا جو ندوۃ العلماء اور بھارت دھرم مہامنڈل کے مثل ہیں خیر مقدم کرتا ہوں۔ جن سے استفادہ کی قوی امید ہے۔“

اب حال میں گورنمنٹ مذکور نے از راہ فیاضی دار العلوم ندوۃ العلماء کی پانچ سو روپیہ ماہوار کی امداد منظور کی ہے اس امداد پر گورنمنٹ صوبجات متحدہ مسلمانوں کی شکرگزاری کی مستحق ہے۔ اگر ہم ہز آنر سر لوئیس ڈین کی گورنمنٹ سے ایسی امید کریں کہ وہ اُن انجمنوں کی جو خصوصیت سے مذہبی تعلیم کا انتظام کرتی ہیں۔ خاص امداد کرے گی۔ تو بے امید بے جا نہیں ہونی چاہئیے۔

# دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ اور آپکے اہل بیت خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہیں۔ آپکے اوقات گرامی میں دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہوگیا ہے۔ خدا کرے۔ کہ آپ کی دعائیں ہمارے حق میں مثمر بہ ثمرات حسنہ ہوں۔ اور ہم آپ کی راہ میں کسی وجہ سے موجب روک نہ ہوں۔ آمین!

(۲) حضرت صاحبزادگان عالی تبار بیگووال سے واپس بخیریت آگئے چودہری فضل محمد خان صاحب نے نہائت اخلاص سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور نہائت اعزاز سے آپ کو رخصت کیا۔ اس موقع پر چودہری صاحب نے انجمن ضعفاء قادیان کی ضرورتوں کے لئے پانچ روپیہ حضرت میر ناصر نواب کو دیئے۔ انجمن مذکور نے اس موسم سرما میں احباب کی مدد سے اپنے ضعیف اور قابل رحم بھائیوں کی امداد بستر اور لحاف سے کی ہے۔ ایسے امور کے لئے احباب کی مجموعی مدد کی حاجت ہوتی ہے۔ جو احباب چاہیں۔ وہ اپنے نیک ارادے سے میر ناصر نواب صاحب کو اطلاع دے سکتے ہیں۔

# سالانہ جلسہ پر انتظام

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب کے لیئے اس مرتبہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے مشورہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ایک استقبالی کمیٹی انکی آسائش کیلئے مقرر کیجاوے اور اس کے دو تین آدمی بٹالہ سٹیشن پر ہر ایک گاڑی کے وقت موجود رہیں اور آنیوالے بھائیوں کی آسائش اور سہولت کے لیے مناسب انتظام کریں۔

اس کمیٹی کے پاس دو یا تین گڈے ہر وقت موجود رہیں گے جو باہر سے آنیوالے بھائیوں کے اسباب کو قادیان پہنچائیں گے ان گڈوں کا کرایہ انجمن دیگی اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ بعض اوقات بہت سے احباب پیدل آنا چاہتے ہیں یا یکہ نہیں ملتے اور وہ پیدل آنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

مگر اسباب کی وجہ سے انہیں سخت دقت اور تکلیف ہوتی ہے اس لیے وہ اپنا اسباب ان گڈوں پر بھیجدیں گے اور خود اگر پسند کرینگے تو پیدل چلے آئیں گے۔ یہ گڈے بٹالہ سٹیشن پر ۲۵ دسمبر کی صبح کو ۲۷ دسمبر کی شام تک رہیں گے ان ایام میں انکا کام بٹالہ سے قادیان تک کام کرنا ہوگا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کی صبح سے ۳۱ دسمبر تک انکا کام قادیان سے بٹالہ تک کام کرینگے۔ یہ کمیٹی یکوں کا بھی مناسب انتظام کرنے کی کوشش کریگی اس انتظام میں انکا کام صرف یکوں کا مہیا کرنا ہوگا کرایہ احباب دینگے اس سے بھی امید ہے احباب کو فایدہ اور آرام ملے گا کم از کم یہ تو ہو جائیگا کہ یکے والوں کے ساتھ بحث اور رجعت کی تکلیف نہ ہوگی۔

بٹالہ میں جو احباب رات کو اتریں گے اگر وہ اسی وقت قادیان کو روانہ ہونا چاہیں تو ان کے اترنے کے بھی وہ مناسب انتظام کر دیں گے بہر حال جہاں تک ممکن ہوگا یہ کمیٹی خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے احباب کی رفع تکلیف اور آسایش پہونچانے کے خیال کو مدنظر رکھکر کام کریگی یہاں کام کرنیوالے آدمیوں کی ضرورت ہے اگر باہر سے بعض جفاکش اور محنتی احباب اس ثواب میں حصہ لینے کے واسطے پہلے سے یہاں آجاویں تو بڑی سہولت ہوگی اور تقسیم کام میں مدد ملے گی بٹالہ سٹیشن پر کام کرنیوالے احباب کے نام بھی اگلی اشاعت میں اطلاع دیجاویگی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تیسرے اور درمیانہ درجہ کا نصف کرایہ منظور کر لیا ہے اور ایک طرف کا کرایہ دیکر آنے جانیکا ٹکٹ مل سکیگا اس مطلب کے لیئے اول تو سفر کم از کم پچاس میل سے زیادہ ہو یعنے ایک طرف کا دوم روانگی کے سٹیشن پر وہ سرٹیفکیٹ دکھایا جاوے جو صدر انجمن احمدیہ کے دفتر سے ملیگا یہ سرٹیفکیٹ ایک آدمی کے لیئے ہوگا اور یہ سرٹیفکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سکرٹری کے نام درخواست کرنا اور آدھ آنہ کا ٹکٹ محصول کے لئے بھیجدینے پر مل جاویگا یہ سرٹیفکیٹ ۱۵ دن کے لیئے ہوگا۔

۳- قادیان میں پہنچکر حسب معمول سابق انہیں ان مکانات میں جو انجمن نے پہلے سے اس غرض کے لیئے طیار کیئے ہیں اتارا جاویگا اور یہ ضروری ہوگا کہ سب بھائی ایک ہی جگہ ایک ہی وقت کھانا کھائیں گے انجمن کوشش کریگی کہ اگر ممکن ہو تو مختلف جماعتوں کو انکے فرودگاہ پر کھانا پہونچایا جاوے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہوا تو انجمن حسب دستور سابق ایک ہی جگہ سب کے لیئے ایک ہی وقت کھانا کھلانے کا انتظام کر سکے گی اور احباب ان تمام امور کے انصرام میں مناسب مدد دینگے۔

۴- تمام احباب اپنا بستر اور لحاف لیکر آویں یہاں سے یہ انتظام نہیں ہو سکے گا اور سب کے آرام اور سہولت انتظام کی خاطر فرش پر سونے کا انتظام ہوگا چارپائیوں کا انتظام نہیں ہوگا اور امید ہے کہ احباب اسکو پسند کریں گے یا کم از کم انتظام کی خاطر اسے پسند کریں گے بعض اور ضروری ہدایات بعد میں دی جاسکینگی

آپکا خادم یعقوب علی اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

## آپ جلسہ پر آتے ہیں تو پھر آپکا فرض کیا ہونا چاہئیے

مجھکو بحیثیت اخبار نویس ہونیکے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عنوان مندرجہ بالا پر پڑھنے والوں کی توجہ مبذول کروں گذشتہ سال ہی یعنی ۷ار دسمبر ۱۹۰۷ء کے الحکم میں ایک آرٹیکل اسی عنوان کے نیچے لکھا تھا اور آج پھر قریباً ایک سال کے بعد اسی مضمون کو دوہرانے کی ضرورت پاتا ہوں لیکن اسوقت اور آج کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے وہ وہ وقت تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کا مامور مہدی اور مسیح (خدا تعالیٰ کے بے انتہا برکات اور سلام اسپر ہوں) ہم میں موجود تھا اور آج آہ! وہ مہبط وحی ہم میں نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس درماندہ قوم کی دستگیری فرمائی۔ اور غلام احمد (علیہ السلام) کے بدلے ہمیں نور الدین ملا مگر وہ نبیوں کا موعود اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز تھا اور یہ قدرت ثانیہ کے ظہور کا مقدمۃ الجیش اور مسیحیت اور مہدویت کے شجر طیبہ کا پہلا پھل۔

وہ وہ وقت تھا کہ ہم تعلیم کیلیئے آتے تھے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے کے منہ سے وہ باتیں سنتے تھے جو خدا تعالیٰ کی جلی یا خفی وحی اسکے قلب پر نازل کرتی تھی مگر اب وقت آیا ہے کہ اس تعلیم اور تلقین کے لیئے ہمارا امتحان ہو۔ اسکے یہ معنے نہیں کہ تعلیمی سکول کا دروازہ بند ہو گیا ہے؟ نہیں ہم ہی میں سے ایک جو اپنے امام کی اتباع میں فنا ہو گیا تھا اور عملی رنگ میں ایک اسوہ اور نمونہ ٹھہر گیا ہمارا امام اور خلیفہ ہوا ہے تاکہ ہم میں سے بہتوں کو اپنے رنگ میں رنگین کرے اور

**نور الدین بنا کر دکھاوے**

اسنے اپنے طرز عمل اور نور یقین سے بتایا ہے کہ جب انسان اپنے مقتدا اور امام کی اتباع اور اطاعت و محبت میں گم ہو جاتا ہے تو دوسروں کے لیئے اسوہ ٹھہر کر موجب ہدایت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسم ہادی کی تجلی کا مظہر ہوتا ہے پس اس صورت میں یہ سلسلہ تعلیم بدستور جاری ہے۔

یہ موقع نہیں کہ میں اسپر بحث کروں بلکہ میں آپ کے سامنے اس فرض کو رکھنا چاہتا ہوں جو اس جلسہ کے پر آنیکے متعلق آپ کا ہے۔

یہ امر تو پڑھنے والے احباب سے مخفی نہیں ہے کہ سالانہ جلسہ کی تقریب ہماری جماعت کے لئے ایک قسم کی عید کی تقریب ہے جبکہ دور دراز اور ہر گوشہ ملک کے احباب یہاں جمع ہوتے ہیں اور ایکدوسرے کو مل کر انہیں مسرت ہوتی ہے اسلیئے ایسے موقعہ پر میں چند ایسی باتیں پیش کرنی چاہتا ہوں جو میرے خیال اور سمجھ میں اس قابل ہیں کہ ہماری قوم کے ہر ایک فرد کو ان پر غور کرنا چاہیئے خصوصاً جبکہ قادیان کی سرزمین پاک میں وہ داخل ہوتے ہیں اور پھر ایسے وقت اور حالت میں کہ کل ملک کی نظریں انپر ہیں اور ایسے جلسے پر جو انکے امام و مقتدا کے مرفوع ہونیکے بعد پہلا جلسہ ہے۔

میں جانتا ہوں ناظرین اس امر سے غافل نہیں ہیں کہ یہ جلسہ ایک قسم کا میلہ ہے مگر یہ میلہ دوسرے میلوں کی طرح کھیل کود اور لہو و لعب کا میلہ نہیں نہ اس میں کوئی سیر و تماشا ہے نہ اسکے دیکھنے کی فرصت جو لوگ زندگی کی غرض و غایت اور مطالعہ نفس کی قابلیت رکھتے ہیں یا جنہوں نے اس سوال کو قابل غور سمجھا ہے انکے لیئے تو یہ تقریب ایک امتحان ہے مگر جنہوں نے ان امور پر غور نہیں کیا انکے لئے میری سمجھ میں یہ میلے سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا اور میں خیال نہیں کرتا کہ کوئی احمدی اس کو ایک معمولی میلہ ہی قرار دے یا دینے کی کوشش کرے۔ بلکہ میرے دوستو! امید ہے آپ اس سپرٹ سے بھر کر آنا چاہیئے جو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام اپنی زندگی میں بھرنا چاہتے تھے ہاں جس غرض کے لئے آپ نے

**اپنی جان دی**

ایسی حالت اور صورت میں قادیان کی سرزمین تمہیں اخلاص اور صواب کا سبق دینے کے لئے بہترین معلم ہے۔ بہر حال ایک ایسی تقریب پر جہاں ہزاروں انسان ایک جگہ جمع ہونگے۔

سب سے پہلا امر جو ہر ایک بھائی کے دل میں مرکوز ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ جس طرح سے ممکن ہو اسکے ساتھی اور رفیق کو آرام ملے یعنے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں **مروت اور ایثار** کا جوش پاتا ہو جب حالت ایسی ہو تو یقینی امر ہے کہ سب ہی کو آرام ملے لیکن جہاں خود غرضی اور ذاتی بھلائی اور آرام ہی کا خیال ہو وہاں ممکن نہیں کہ ایک بھی آرام پا سکے اسلیئے میں امید کرتا ہوں کہ آنیوالے احباب اس کو نصب العین رکھیں گے۔

ایسے بڑے مجموعوں میں کئی قسم کی فرو گذاشتوں کا ہونا ممکن ہے ہو سکتا ہے کہ کسی کو وقت پر کھانا نہ ملے یا حسب دلخواہ اترنے کیلیئے جگہ نہ ہو یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو اسلیئے ایسی حالت میں ہر شخص کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ آپ ہی مہمان اور آپ ہی میزبان ہے اور اپنے ہی گھر میں ہے جہاں وہ اس قسم کی معمولی باتوں پر توجہ بھی نہیں کرتا۔ پس اگر وہ اپنے خدام بھائیوں کی طرف سے کوئی ایسی بات پائیں جو ان کی شایان شان نہ ہو تو انہیں معذور سمجھکر معاف فرماویں اور ایسی معمولی باتوں پر کبھی کوئی آواز کسی کے کان میں شکایت کی نہیں آنی چاہیئے۔ کیونکہ یہاں آنیکا مقصد آرام اور آسائش یا سیر و تفریح نہیں بلکہ یا تیں ہر شخص کو علی قدر مراتب اپنے گھر میں حاصل ہیں یہاں آنیکی غرض تو وہ ہے

## جو دوسری جگہ پوری نہیں ہوتی

اور وہ یہاں حصول اکسیر کے لیئے آتے ہیں اور اکسیر کے لیئے ضروری ہے

## خاک شو تا اکسیر شوی

جب تک انسان کے جذبات پر موت وارد نہیں ہو جاتی۔ وہ خود زندہ اور دوسروں کے لئے مایہ **حیات** ہو نہیں سکتا اگر ہم نے یہاں آکر بھی **دست خود و دہان خود** کے عمل کو مد نظر رکھا تو پھر سمجھ لو کہ ہمارا یہ سفر کیا **بابرکت** ہوگا؟

یہاں آنے کی غرض خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھی کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی اور خدا تعالی کیساتھ عبودیت کا رشتہ مستحکم کرنے کی سبیل ہاتھ آوے اور امراض **نفس** سے نجات ملے جس میں ہم گرفتار ہیں اور خدا تعالے کے فضل و کرم سے ہم اس مقصد کو پا سکیں جسکے لیئے اس نے

## اپنا موعود خلیفہ ہم میں نازل کیا تھا

(خدا کے صلوات اور سلام اسپر ہوں) پس اس مقصد کی راہ میں آنی اور فانی ضروریات کے لیئے جد و جہد اور اس سلسلے میں بیجا رنج و تعب یہاں نامناسب ہے بلکہ ہر حالت میں ہمارے نصب العین وہ غرض اور مقصد ہے جسکے لیئے یہ سفر کیا گیا ہے اور اخراجات اور سفر کی تکالیف برداشت کر کے اتنے میلوں کے فاصلے پر ہم آئے ہیں اسکے بعد دوسرا امر جس پر مجھے توجہ دلانے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی ہماری کسی غلطی یا کمزوری

سے متاثر ہونیکی حاجت نہیں اور نہ یہ سوال تمہاری راہ میں آنا چاہیئے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہاں کے رہنے والوں کی حالت بہت اعلی اور اچھی ہونی چاہیئے اور میں یقین کرتا ہوں کہ بیشک ان میں سے ایک گروہ اس قسم کا ہے جس نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے بہت بڑا فائدہ اٹھایا ہے اور اس نے اپنے اخلاص ایثار اور خدمت دین کا ایک عمدہ نمونہ دکھایا ہے تاہم ہم میں بہت ایسے ہیں جو ابھی بہت سے روحانی امراض میں مبتلا ہیں اور خدا تعالے کے محض فضل اور اسکے برحق خلیفہ کی توجہ سے شفا پا رہے ہیں آخر اللہ تعالے نے جو انہیں ان مقام برکات میں ٹھیرنے کا موقعہ دیا ہے۔ یہ بے محل نہیں کیا

## نور الدین

ان میں ہی کا ایک خزانہ تھا اور اس نے ایسی مکتب میں وہ کمالات حاصل نہیں کئے جہاں پہنچکر وہ اس قابل ہو گیا۔ کہ

## ہم اسے اپنا امام وقت تسلیم کریں

استعدادیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر ایک۔ اپنی استعداد کے موافق یہاں رہ کر فائدہ اٹھاتا ہے اسلیئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی امراض کا فکر کرنا چاہیئے اور دوسروں کے امراض پر نکتہ چینی اور نظر یہ راہ سالک کے لیئے خیر و برکت کی راہ نہیں ہے بلکہ نفس کا ایک دھوکا ہے جب وہ دوسروں کی عیب گیری اور نکتہ چینی پر لگ جاتا ہے تو پھر اپنے مطالعہ اور محاسبہ کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے اور اصل مطلب سے دور نکلتا ہے ان دو باتوں کے علاوہ تیسری بات جو ہمارے احباب کے **زیر نظر** رہنی چاہیئے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ان **امور** پر غور کرنیکے لیئے کافی وقت نکال سکیں جو قوم کی **اصلاح** کے سوال پر غور کرنے کا وقت ہو اس مرتبہ **جلسہ** کے لیئے باضابطہ پروگرام تجویز کیا گیا ہے اور انجمن نے بڑے غور سے اسکو تجویز کیا ہے تاہم انسانی کاموں میں جسطرح پر **اصلاح** یا ترقی کی گنجایش موجود رہتی ہے۔ اس پروگرام میں بھی موجود ہے میں صدر انجمن کا شکر گذار ہوں کہ اس نے **الحکم** کی رائے کی قدر کی اور پروگرام کا مرتب کرنا ضروری سمجھا مگر اس میں ابھی بہت اصلاح کی گنجایش ہے مثلاً ۲۶ ڈسمبر کی رات کو **احمدیہ کانفرنس** رکھا ہے حالانکہ نہیں بتایا گیا کہ کانفرنس میں کسی مضمون پر مشورہ ہوگا جس پر احباب کو قبل از وقت غور کرنیکا موقعہ ملے اور مزید یہاں کچھ نہ کچھ واقفیت رپورٹ سالانہ کے سننے سے ہو سکتی ہے اور رپورٹ سالانہ آخری دن رکھی ہے ایسا ہی اور بھی بعض امور ہیں جن پر نظر ثانی کی حاجت ہے اور یہ امید کیجاتی ہے کہ عملی رنگ میں وہ ترمیم اور اصلاح ہو جائے گی۔

ضروریات سلسلہ میں **لنگرخانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام** مقبرہ **بہشتی** بڑی شاخیں ہیں۔ انکے متعلق **بجٹ** کو مد نظر رکھکر غور کرنا آپکا فرض ہے اور ان مدات میں اہمیت کا لحاظ سے مراتب کا قایم کرنا ضروری ہے میں کسی تفصیل میں آپ کو لیجانا نہیں چاہتا آپ کا فرض ہے کہ ان سوالات پر غور کریں۔

میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات داعی ہیں کہ آپ ایک **مستقل سرمایہ** کی تجویز کریں اسی ضرورت کو محسوس کر کے میں نے ......... والی تحریک شروع کی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ شروع تو ہوگئی ہے کامل بھی ہو جائے گی بہرحال آپ آئین اور اپنی بھلائی کیساتھ سلسلہ کی ضروریات کیساتھ غور کریں اور انکو پورا کرنے کی فکر میں نے اپنی رائے میں جو مفید سمجھا عرض کر دیا۔ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض باتیں اہل الرائے بزرگوں کی نظر میں بالکل فضول ہوں لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر غور کے بعد وہ اس رائے پر بھی پہنچیں گے تو میں اس رائے کو بھی اپنی محنت کا صلہ یقین کرونگا کیونکہ میرا مقصد ضروریات قوم پر توجہ کرنیکا تو پورا ہو جائیگا۔

## ترجمۃ القرآن کے ایک سال میں پورا ہونیکی تحریک

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں اسکے متعلق مفصل لکھ چکا ہوں اس تحریک کے بعد مجھے جن بزرگوں نے اطلاع دی ہے کہ وہ اس کام میں میرے ساتھ ہونگے میں اسکے اسمار گرامی کو ذیل میں درج کر دیتا ہوں انہوں نے نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن میں ظاہر کئے دیتا ہوں کہ یہ کام جب تک کم از کم ڈیڑھ سو خریداران کی طرف سے اعانت کا وعدہ نہ ہولے پورا ہونا بظاہر ناممکن تو نہیں تو مشکل ضرور ہے بہرحال جن بزرگوں نے اس کام میں ابتدا کی ہے انہیں ثواب سابق بالخیرات ہونیکا مل گیا۔

**اول** چودہری نصر اللہ خانصاحب پلیڈر سیالکوٹ جنہوں نے نہ خود پیشگی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے بلکہ تین خریدار بھی دینے کا وعدہ فرمایا

**دوم** منشی ہاشم علیصاحب جن کا ذکر اس اخبار میں کسی دوسری جگہ کیا گیا ہے۔ یہ شخص سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کیلئے ایک حریص دل رکھتا ہے جو قابل رشک ہے۔

**سوم** منشی ابو الحمید صاحب آزاد حیدر آباد دکن سے اس کام میں مدد دینے کے لئے طیار ہیں افسوس ہے باقی نام قلت گنجایش کی وجہ سے نہیں لکھ سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

کے

## سالانہ جلسہ ۱۹۰۸ء کا پروگرام

۲۵ر دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ۔ اجلاس معتمدین

### ۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء

صبح سے دوپہر تک۔ اجلاس معتمدین۔ کھانا

**نماز ظہر**

بعد از دوپہر ½ ۲ بجے سے ½ ۳ بجے تک۔ تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح الموعود المہدی المسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ و برکاتہ

½ ۳ بجے سے ½ ۴ بجے تک۔ جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ

**نماز عصر**

بعد از نماز عصر تا ½ ۵ بجے۔ متفرق تقریریں۔

**کھانا۔ نماز مغرب و عشاء**

شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمن ہائے احمدیہ مضافات کے ڈیلیگیٹوں کی کانفرنس

### ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

½ ۷ بجے سے ¾ ۷ بجے تک۔ قرآن شریف

¾ ۷ بجے سے ¾ ۸ بجے تک۔ لیکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی اے ایل ایم ایس سول اسسٹنٹ سرجن۔ لیکچرار میڈیکل کالج لاہور

مضمون (ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں)

¾ ۸ بجے سے ½ ۱۱ بجے تک۔ تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ۔

½ ۱۱ بجے سے ¾ ۱۱ بجے تک۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی

¾ ۱۱ بجے سے ¾ ۱۲ بجے تک۔ لیکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل ایم ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور۔

¾ ۱۲ بجے سے ½ ۱ بجے تک۔ نظم من تصنیف حضرت مسیح الموعود و المہدی المعہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے

**نماز ظہر و عصر**

½ ۲ بجے سے ½ ۳ بجے تک۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور

½ ۳ بجے سے ½ ۴ بجے تک۔ خطبہ جناب مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔

½ ۴ بجے سے ۵ بجے شام تک۔ متفرق تقریریں

**کھانا و نماز مغرب و عشاء**

۸ بجے شام سے ½ ۸ بجے تک۔ نظم مختلف احباب

½ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ لیکچر انگریزی جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لیکچرار میڈیکل سکول آگرہ۔ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون "تبلیغ اسلام انگریزی بولنے والے ملکوں میں"۔

"Propagation of Islam in English Speaching Contries."

### ۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

½ ۷ بجے سے ¾ ۷ بجے تک۔ قرأت قرآن مجید

¾ ۷ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جس کو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھیں گے۔

½ ۱۰ بجے سے ½ ۱۱ بجے تک۔ نظم از جناب منشی ذو الفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رامپور اضلاع متحدہ۔

½ ۱۱ بجے سے ½ ۱۲ بجے تک۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون "اپیل بہ برادران سلسلہ احمدیہ"

**نماز ظہر و عصر**

½ ۲ بجے سے ½ ۴ بجے تک۔ تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح الموعود والمہدی المسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم

½ ۴ بجے سے ۵ بجے تک۔ تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار ضلع پشاور۔

**کھانا و نماز مغرب و عشاء۔**

½ ۷ بجے سے ½ ۸ بجے تک۔ نظم

½ ۸ بجے سے ½ ۹ بجے تک۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم قادیان۔

½ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ خاتمہ بر دعاء

والسلام

خواجہ کمال الدین بی۔ اے سکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲۴ر نومبر ۱۹۰۸ء

**نوٹ**

اس سال ریلوے کی طرف سے قادیان کے لئے کنسیشن منظور ہو گیا ہے۔ یعنی جلسہ ہذا میں ہمارے احباب ایک طرف کا کرایہ دیکر آمد و رفت کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

## لالہ بدری داس نائب تحصیلدار قادیان

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ لالہ بدری داس صاحب نائب تحصیلدار بندوبست قادیان کے متعلق جو ناگوار واقعہ بیل کلاں کا پیش آگیا تھا۔ اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے عدالت تک نوبت پہنچ گئی تھی وہ باہمی تصفیہ سے ختم ہو گیا۔ اس صلح میں اُن کے ماتحت مسلمان اہلکاروں نے بہت بڑا حصہ لیا۔ فی الحقیقت ان کا یہی فرض تھا۔ کہ وہ اپنے افسر کے ساتھ نیک سلوک کرتے اور وفاداری کے جوہر دکھاتے۔ لالہ بدری داس نے ۱۵ نومبر کو قادیان کی ایک قدیم مسالی اور ایک مسجد کی بنائی ہوئی دھرم سالہ میں کڑاہ پرشاد کیا اور ایک دیگ بھی چڑھائی۔ خالصہ قوم کی دلجوئی کی اس سے بہتر اور کیا سبیل ہو سکتی تھی! محکمہ بندوبست میں بٹالہ کی تحصیل میں ہندو عنصر کی زیادتی خاص طور پر توجہ کے قابل ہے۔ یہ دلچسپ مضمون کسی قدر بسط سے لکھنے کے قابل ہے۔

## خریداران الحکم کو اطلاع

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۸ء کا الحکم وی پی ہونا چاہئے مگر میں بہت ہی کم ایسا کر سکا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے ان ایام میں کام کرنے کی وجہ سے فرصت بہت ہی کم ہوئی ہے اور میرے گھر میں بیماری کی وجہ سے اور پھر ایک ذاتی کام کیلئے جانے کے باعث میں تحریر کا اسقدر کام نہیں کر سکا بہر حال جن احباب کے نام وی۔ پی کیا گیا ہے ان سے امید ہے کہ وصول کر لیں گے اور جن کے نام نہیں گیا اور اس سال کا بقایا بھی اُسکے ذمے ہے بلکہ پہلے سالوں کا بھی وہ از خود روانہ کر کے کارخانہ کو شکر گذاری کا موقع دیں گے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایک زیر بار کارخانہ احباب کی توجہ کا محتاج ہے۔

(یعقوب علی ایڈیٹر)

## نماز جنازہ غائب پڑھی جاوے!

۱۔ مکرمی خواجہ کرم داد خان صاحب کا اکلوتا بچہ چیچک کے عارضہ سے فوت ہو گیا۔ وہ احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب کو نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین!

۲۔ برادرم منشی بقاء اللہ صاحب بھوپال سے اپنی اہلیہ کی نماز جنازہ کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ آمین!

# امرتسری مکذّب

حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جبکہ انبیاء علیہم السلام کے بروز اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مصداق تھے تو کوئی وجہ نہ ہو سکتی تھی۔ کہ ان خبیث روحوں اور شقاوت کے پتلوں کا کوئی نمونہ دُنیا میں نہ ہو جنہوں نے آدم سے لیکر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم تک تمام آنے والے راستبازوں اور مامُوروں اور مرسلوں کی تکذیب اور مخالفت میں حصّہ لیا۔ فی الحقیقت تکبّر و نخوت کے مجسمہ المسیح مختلف زمانوں میں مختلف بھروپ بدلے اور مختلف رنگوں میں اپنے وقت کے آدم کی ایڑی کاٹتے گو آیا۔ مگر ازل سے یہ مقدر ہو چکا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ظلمت اور نُور کی آخری جنگ ہوگی جبکہ شیطان کا سر کچلا جاویگا اور خدا تعالیٰ نے اپنے عہد کے موافق اس صادق مرد کو بھیجا اس کی مخالفت کے لئے شیطان نے مختلف سوراخوں سے سر نکالا اور وہ کچلا گیا۔ اُس کی ذرّیت اور بچے کہیں کہیں سے سر نکالتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر یہ آسمانی حربہ انہیں پاش پاش کئے بدوں نہیں رہیگا وہ اب بقول خود اپنی رسّی کی درازی کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔

وہ دیکھ لیں گے کہ اُن کی یہ درازیٔ رسن کیا پھل لاتی ہے امرتسری مکذّب کی بھی عجیب حالت اور اوندھی کھوپری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات پر اپنے اسلاف مکذّبین کی طرح استہزا اور شوخی سے باز نہیں آتا۔ اور اس طرح پر خدا تعالیٰ کے غضب و غیرت کو اور بھی جوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں قہری تجلّی کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ حیدر آباد کے سیلاب پر لکھا گیا تھا۔ مگر نادان امرتسری منکر باوجودیکہ وہ اور اس کا امرتسر خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا آماجگاہ ہو رہا ہے مگر اس پر بھی نہائت شوخی کے ساتھ اس سے فائدہ اُٹھانے کے بجائے گالیوں کی بوچھاڑ مجھ پر اور میرے سید و مولا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتا ہے۔ میں ثناء اللہ امرتسری کو یقین دلاتا ہوں اور وہ چاہے تو اس سارٹیفکٹ کو اپنے اخبار میں شایع کر دے۔ میں اس کے مقابل میں گالیاں نہیں نکال سکتا اور نہ یہ کسی دانشمند انسان کو لازم ہے کہ اُسے گتا کاٹے تو وہ کُتّے کو کاٹ کھائے۔ اس لئے وہ جس قدر گالیاں چاہے دے میں پرواہ نہیں کرونگا۔ مگر ہاں یہ میرا فرض ہے کہ اس کی ٹھوکر کے پتھروں کو صراط مستقیم سے دور کر دوں۔

حیدر آباد کی تباہی اور وہاں کا طوفانی منظر ایک دل رکھنے والے انسان کے لئے عظیم الشّان نشان اور عبرت گاہ ہے مگر سنّت اللہ سے ناواقف اور عمداً چشم پوشی کرنے والا بے باک انسان اسے معمولی واقعات کے روزمرہ میں سمجھ لیتا ہے۔ کیا رود موسٰی حیدر آباد دکن میں پہلے سے جاری نہ تھا؟ کیا بارشیں پہلے نہیں ہوتی تھیں؟ اس تباہی کے لئے یہی وقت ہو سکتا تھا۔ اگر یہ معمولی واقعہ ہے تو پھر دوسرے معجزات اور قہری نشانات جو اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہوئے۔ کیوں معمولی اور روزمرہ کے واقعات نہیں ہو سکتے؟ اس طرح پر تمام راستبازوں کی تکذیب تم کرنا چاہتے ہو۔ کیا وہ صرصر جس نے ایک شریر قوم کو تباہ کیا۔ دُنیا میں نہیں چلا کرتی ہے؟ کیا جنگوں میں لوگ ہلاک نہیں ہوتے؟ کیا نیل فرعون ہی کے غرق کرنے کو تھا؟ سوچو اور غور کرو۔

معجزات اور نشانات کی حقیقت سے ناآشنا انسان! اگر تم کبھی قرآن مجید پر غور کر سکتے۔ تو ایسی باتوں کو مُنہ سے نکالتے ہوئے فضیلت کی دم کے باوجود تمہیں شرم آجاتی۔

امرتسر میں بخار کی بلا کو تم خود بلا قرار دیتے ہو۔ اسی پرچے کے پہلے ہی صفحہ پر لکھتے ہو امرتسر میں بیماری تھی یا بلا تھی پھر یہ تسلیم کرتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟ کہ یہ قہر خدا ہے۔ جو اس شہر پر نازل ہوا جہاں راستبازوں کے مکذّبوں کا بروز موجود ہے۔ وہ اشتہار جو تُو نے اس موقعہ پر شایع کیا۔ تو اسی پر غور کرتا۔ تو تیرے لئے اسی میں عبرت تھی۔ تیرے اپنے ہاتھ سے وہ فقرات نکلے ہیں جنہوں نے ثابت کر دیا کہ یہ عذاب الٰہی ہے۔

آ۔ میری آنکھ سے دیکھ۔ تو کیا لکھتا ہے۔

**بھائیو! ابھی کال ختم نہ ہوا تھا کہ بارشوں نے طوفان نوح کی طرح ہماری بربادی کر دی**

طوفان نوحؑ آیا۔ مگر تو منکر ہے۔ کہ نوحؑ موجود نہیں۔ اگر یہ طوفان نوحؑ ہے تو لازماً کوئی نوحؑ دُنیا میں ہونا چاہئیے۔ تیرے کانوں نے سُنا اور تیری آنکھوں نے دیکھا۔ مگر تُو نے اسی طرح کہا جس طرح پر اُن احمقوں نے کہا تھا۔ جو نوحؑ کے وقت میں موجود تھے۔ اور اس کی کشتی پر ہنسی کرتے تھے۔ کیا تُو کہہ سکتا ہے کہ یہ صدا تیرے کانوں میں نہیں گونجی۔

**واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار**
**بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم**

کیا تُو نے اس وحی کو نہیں پڑھا واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ پھر اس طوفان نوحؑ میں اپنی بربادی کو تُو نے خود تسلیم کر لیا ہے۔ تُو اور تیرے امثال برباد ہوئے۔

نازمین پکڑ مولوی فاضل صاحب! اب بھی کچھ نہیں گیا۔ ہوش سے کام لو۔ اور خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر جاؤ۔ تکذیب سے باز آؤ۔ پھر اسی اشتہار میں امرتسری مکذّب لکھتا ہے:۔

**ابھی اس بربادی سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ سب سے بڑی آفت نے ہم کو آ دبایا۔**

یہ بیماری جس کا نام تیری ہی زبان پر آفت ہے معمولی بخار نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ بخار ہی کے رنگ میں کیوں نہ ہو؟ آفت قہر الٰہی نہیں تو بتا اس کا اور کیا نام رکھا جاوے اور اسی کی وجہ آپ خود دوسروں کو مولوی اور ناصح کی حیثیت سے یہ تبلاتے ہیں:۔

## بما کسبت ایدیکم

تمہاری ہی بداعمالی کی وجہ سے ہے۔ اب اس کی تشریح جو آپ نے کی ہے۔ ہر چند وہ بھی اسی میں داخل ہے۔ مگر ایمان سے کہو داگر ہو) کہ کیا یہ اسی کرتوت کا نتیجہ نہیں؟ جو صادق کی تکذیب تھی۔ اور اس کا استہزا اور اُس کو دُکھ دینے کے منصوبے۔

پھر ایک اور فقرہ اس اشتہار کا قابل غور ہے اور وہ یہ ہے:۔

"توبہ کے اظہار کے لئے ہم حضرت یونسؑ کی قوم کی طرح جنگل میں نکل کر اپنے مالک کے سامنے روئیں گڑگڑائیں۔ اور معافی مانگیں پس مسلمان بھائیوں کو چاہئیے۔ کہ بتاریخ ۱۵ رمضان بروز پیر مطابق ۱۲ اکتوبر صبح سورج سے پہلے میدان قلعہ متصل تالاب پتریان مع نابالغ بچّوں کے جمع ہو کر خدا سے دعا مانگیں"۔

خدا کے لئے اب ان سطروں کو پھر پڑھ اور غور کر۔ یونسؑ کی قوم کی طرح جنگل میں نکلنے والی قوم یا نکلنے کی صلاح دینے والا انسان اس آفت کو عذاب الٰہی یقین کرتا ہے یا نہیں؟۔ نابالغ بچّوں کو لیکر نکلنا اور اُن کی چیخ و پکار سے رقت قلب پیدا کرنے کا ذریعہ بہم پہنچانا۔ کیا ایسے وقت میں جب عذاب آچکا۔ نفع مند ہو گا۔ اور پھر یونسؑ کی قوم والا عذاب تو آگیا۔ اور تیرے خیال میں یونسؑ کوئی نہیں؟ مولوی صاحب!

## انّی تؤفکون۔

امرتسر والو! الیس فیکم رجل رشید۔ کیوں تم غور نہیں کرتے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کی گرفت سے ڈر جاؤ۔ اور ان شوخ دیدہ لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ تمہیں ہلاکت کی طرف لیجا رہے ہیں۔ تم خود کیوں نہیں سوچتے۔ خدا کیلئے سوچو اور اپنے نفسانی جذبات سے الگ ہو کر سوچو!

**شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را**

اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی قہری تجلیوں کے ذریعہ تمہارے قلوب کو رقیق کر دیا ہے۔ اور تمہیں موقع دیا ہے۔ کہ ایام اللہ کی تذکیر سے فائدہ اُٹھاؤ۔ شیطان جس راہ سے سر نکالے۔ تم اسی وقت وہیں کچل دو۔ وہ آدم اور آدم زاد کا پہلا دُشمن ہے۔ اس کے مکروں سے امن میں نہ رہو۔ یہ وقت ہے۔ کہ ہم ایک تبدیلی کریں اور اس راہ پر چلیں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند کی۔

خدا کرے کہ ہم ان آفتوں اور عذابوں کے راز کو سمجھ سکیں آمین آئیندہ کسی اشاعت میں انشاء اللہ ثناء اللہ کے دوسرے اشتہار پر ریمارک کرونگا۔